۴۷۰۲۴۔۲۴۷، بحوالہ محمودیہ ۴۹۱/۱۷)

☆ صحابی رسول ﷺ حضرت زید بن ارقمؓ سے روایت ہے کہ صحابہ کرام رضوان اللہ علیہم اجمعین نے آپ ﷺ سے عرض کیا کہ اے اللہ کے رسول! یہ قربانی کیا ہے۔ تو آپ ﷺ نے فرمایا تمہارے باپ ابراہیم علیہ السلام کی سنت (طریقہ) ہے تو صحابہ نے عرض کیا کہ ہمیں اس میں کیا (کتنا ثواب) ملے گا؟ تو آپ ﷺ نے فرمایا ہر بال کے بدلے ایک نیکی (ملے گی) صحابہ نے عرض کہ کیا دنبہ میں بھی؟ اے اللہ کے رسول! تو آپ ﷺ نے فرمایا دنبہ میں بھی ہر بال کے بدلے ایک نیکی ملے گی۔ (ابن ماجہ کتاب الاضاحی)

نصاب قربانی:

مسئلہ ۱: جس کی مِلک میں سونا، چاندی، مال تجارت، نقدی اور ضرورت سے زائد اشیاء میں کوئی چیز یا ان میں سے بعض اشیاء کا مجموعہ ساڑھے باون تولے چاندی کی قیمت کو پہنچ جائے تو اس پر قربانی واجب ہے۔ اگر صرف سونا (چاندی، مال تجارت، نقدی اور ضرورت سے زائد سامان نہ ہو) تو پھر ساڑھے سات تولہ سے کم پر قربانی واجب نہیں۔ اسی طرح اگر صرف چاندی ہو (سونا، تجارت، نقدی اور ضرورت سے زیادہ سامان نہ ہو) تو پھر ساڑھے باون تولہ کم پر قربانی واجب نہیں۔ (ہندیہ ج ۲۹۲، شامیہ ج۲ص ۳۶۰)

مسئلہ ۲: اگر کسی کے پاس اپنے رہائش مکان کے علاوہ دوسرا مکان ہو تو اس کی ضرورت سے زائد ہے لہٰذا تکمیل نصاب میں اس مکان کی قیمت کا اعتبار ہوگا اور قربانی واجب ہوگی۔ (شامی، فتاوی رحیمیہ ج ۱۰ص ۲۸)

مسئلہ ۳: اسی طرح اگر اپنا رہائشی گھر کرایہ پر دیا ہوا اور خود دوسرے گھر میں کرایہ پر رہائش پذیر ہو تو تکمیل نصاب میں اس گھر کی قیمت کا بھی اعتبار ہوگا کیونکہ فی الحال یہ اس کی ضرورت سے زائد ہے۔ (فتاوی رحیمیہ ج ۱۰ص ۳۱)

مسئلہ ۴: اگر عورت کا مہر بقدر نصاب شوہر کے ذمہ ہوا اور اس کے بغیر عورت صاحب نصاب نہ ہو تو اگر ایام قربانی تک شوہر نے ادا نہ کیا تو عورت پر قربانی واجب نہیں۔ (شامیہ ج ۶، ص ۳۱۲)

نوٹ: حاجت اصلیہ سے زائد اشیاء سے مراد وہ جائز اشیاء ہیں جو کبھی انسان کے استعمال میں نہ آتے ہوں لہٰذا ٹی وی، وی سی آر اور ناجائز سی ڈیز وغیرہ بھی ضرورت سے زائد اشیاء ہونگے کیونکہ شرعاً ان کا استعمال ناجائز ہے۔

شرائط قربانی:

۱۔ مسلمان ہونا، غیر مسلم پر قربانی واجب نہیں ۲: مقیم ہونا مسافر پر واجب نہیں، لہٰذا مسافر حاجی (سعودی عرب وغیرہ میں 15 دن سے کم قیام کرنے والے) پر حج میں دم شکر کے علاوہ قربانی نہیں ہے۔ (شامیہ ج۶ص ۳۱۵)
۳: آزاد ہونا، غلام پر نہیں ۴: بالغ ہونا، نابالغ پر نہیں ۵: عاقل ہونا، مجنون (پاگل) پر نہیں ۶: مالدار (صاحب

نصاب) ہونا، غیر صاحب نصاب پر نہیں۔(البدائع ج۵ص۶۳،۶۴،ھندیہ ج ۵ص۲۹۲) ۷: جانور حرام رقم سے خریدا نہ گیا ہو ورنہ کسی شریک کی قربانی نہ ہوگی لہٰذا حرام اداروں کے ملازمین میں مثلاً سودی بینک ملازم، انشورنس ملازم وغیرہ اور دیگر مال حرام والوں کے ساتھ قربانی جائز نہیں (احسن الفتاویٰ ج ۷ص۵۰۳) البتہ۔اگر ایسے لوگ کہیں سے حلال رقم کا بندوبست کرلیں تو پھر کوئی حرج نہیں۔

قربانی کے جانور کی عمر:

۱۔اونٹ کم ازکم عمر۵سال ہو۔(مسلم ج ۲ص۱۵۵) ۲: گائے، بیل کی عمر کم ازکم ۲سال ہو۔(مسلم ج ۲ص۱۵۵) ۳: بکرا بکری، بھیڑ اور دنبہ کی عمر کم ازکم ایک سال وہ۔البتہ چھ ماہ یا اس سے زیادہ کا دنبہ اگر اتنا فربہ اور موٹا ہو کہ دیکھنے میں پورے سال کا معلوم ہوتا ہو تو سال سے کم ہونے کے باوجود بھی اس کی قربانی جائز ہے۔

(مسلم ج ۲ص۱۵۵اعلاء السنن ج ۷ص۲۴۱)

نوٹ: جانور کے بارے میں عمر دانتوں کا اعتبار نہیں، بلکہ مذکورہ بالا عمر کا اعتبار ہے لیکن بددیانتی عام ہونے کی وجہ سے دانتوں کا اعتبار کرنا بہتر ہے۔ (شامی ج ۱۰ص۴۸رحیمیہ، کفایت المفتی ج ۵ص۲۱۶)

وہ عیب دار جانور جن کی قربانی ناجائز ہے:

۱: لنگڑا جانور جس کا لنگڑا پن اتنا ظاہر ہو کہ ذبح کی جگہ تک نہ پہنچ سکے۔(ترمذی ج ۲ ص۲۷۵، ابوداؤد ج۱ص۳۸۷) ۲: اندھا یا ایسا کانا جس کا کانا پن ظاہر ہو (ترمذی ج ۱ص۲۷۵،عالمگیریہ ج۵ص۲۹۷) ۳: ایسا بیمار جس کی بیماری بالکل ظاہر ہو یا ایسا پاگل ددیوانہ جانور جو گھاس نہ چرتا ہو (نہ کھاتا ہو۔)البتہ اگر گھاس چرتا ہو تو ایسے جانور کی قربانی درست ہو۔(ترمذی ج۱ص۲۷۵،عالمگیریہ ج۵ص۲۹۷،محمدیہ ج۲۴ص۱۳۴) ۴: ایسا دبلا، مریل او بوڑھا جانور جس کی ہڈیوں میں گودا نہ ہو۔(ایضاً عالمگیریہ ج ۵ص۲۹۵) ۵: جس کی پیدائشی دم نہ ہو (شامیہ ج۶ص۳۲۵، فتاویٰ رحیمیہ ج۱۰ص۴۸) ۶: جس کا پیدائشی ایک کان نہ ہو۔(عالمگیریہ ج ۵ص۲۹۷) ۷: جس کی چکتی یا دم یا کان کا ایک تہائی یا اس سے زیادہ حصہ کٹا ہو ہو۔(عالمگیریہ ج۵ص۲۹۸) ۸: جس کے دانت بالکل نہ ہو یا اکثر گر گئے ہوں کہ چارہ بھی نہ کھا سکے۔(ایضاً) ۹: آنکھ کی تہائی یا اس سے زیادہ روشنی جاتی رہی ہو۔(عالمگیریہ ج ۵ص۲۹۷) ۱۰: جس کا ایک یا دونوں سینگ جڑ سے اُکھڑ جائیں۔(البتہ پیدائش طور پر نہ ہوں تو اس میں کوئی حرج نہیں) اعلاء السنن ج۱۷ص۲۳۷) ۱۱: خارشی جانور جو بہت دبلا اور کمزور ہو۔(عالمگیریہ) ۱۲: جس کے تھن کاٹ دیئے گئے ہو یا ایسے خشک ہوئے ہوں کہ ان میں دودھ نہ اُترتا ہو۔(عالمگیریہ ج ۵ص۲۹۸) ۱۳: جس کا تھن کا تہائی یا اس سے زیادہ حصہ کٹا ہوا ہو۔(ایضاً) ۱۴: بھیڑ، بکری کے ایک تھن کی گھنڈی (تھن کا سرا) جاتی رہی ہو۔

(ایضاً)۱۵: جس اونٹنی یا گائے، بھینس، کی دو گھنڈیاں جاتی رہی ہو۔(ایضاً)۱۶: جلالہ (جس کی غذا نجاست اور گندگی ہو، اس کے علاوہ کچھ نہ کھائے (عالمگیریہ ج ۵ص۲۹۹)۱۷: جس کا ایک پاؤں کٹ گیا ہو۔ (ایضاً) ۱۸: خنثٰی جانور (جس میں نر اور مادہ کی تمیز مشکل ہو)البتہ اگر نر یا مادہ کی علامت غالب ہو تو اس کی قربانی جائز ہے۔ کیونکہ وہ خنثٰی نہیں رہا۔ (حقانیہ ج۶ص۴۷۹امداد الاحکام ج۴ص۲۷۰)

ایام قربانی:

قربانی کے دن تین ہیں۔یعنی 12,11,10 ذی الحجہ، البتہ پہلے دن بہتر ہے۔ (الھندیہ ج ۲۹۰۵، موطا مالک ص۴۹۷)

جانور کے ذبح کرنے کا وقت:

مسئلہ: جانور کے ذبح کرنے میں جانور کی جگہ کا اعتبار ہوگا لہٰذا اگر جانور ایسی جگہ ہو جہاں عید ہو اور ذبح کرنے والا ایسی جگہ ہو جہاں عید نہ ہو تو جانور کا ذبح کرنا درست ہوگا۔اور اس کے برعکس ہو تو درست نہیں۔اس طرح مالک شہر میں ہو اور جانور ایسے گاؤں میں جہاں جمعہ اور عیدین کی نماز نہ ہو تو صبح صادق کے بعد نماز عید سے پہلے ذبح کرنا درست ہوگا۔لیکن اس کے برعکس اگر جانور شہر میں ہو اور مالک دیہات میں ہو تو نماز عید سے پہلے ذبح کرنا درست نہیں۔ (ہدایہ آخرین، شامی، فتاوٰی رحیمیہ ج۱۰ص۲۶)

متفرق مسائل:

مسئلہ۱: مالدار آدمی نے ایام قربانی میں قربانی نہیں کی، یا گذشتہ سالوں کی قربانی نہیں کی ہو تو ہر قربانی کے بدلے درمیانی بکری یا اس کی قیمت صدقہ کرنا ضروری ہے۔ جانور ذبح کرنا یا بڑے جانور میں اُس کا حصہ قربانی کرنا درست نہیں۔

مسئلہ۲: قربانی سے پہلے جانور کا دودھ، اُون اور گوبر وغیرہ خود استعمال کرنا جائز نہیں، البتہ درجہ ذیل صورتوں میں استعمال کئے جاسکتے ہیں۔

(۱) پالتو جانور ہو (گھر میں پالا ہو) (۲) خریدتے وقت قربانی کی نیت نہ کی ہو (۳) ذبح کے بعد تھن سے نکلنے والا دودھ (۴) اس کی خوراک باہر چرنے پر نہ ہو بلکہ گھر کا چارہ کھاتا ہو۔ (عالمگیریہ ج ۵ص۳۰۰،۳۰۱، فتاوٰی رحیمیہ ج۱۰ص۲۷، احسن الفتاوٰی ج۷ص۴۷۸تا۴۸۰)

مسئلہ۳: گھر میں کئی بھائی شریک ہوں اور ہر ایک صاحب نصاب ہو تو ہر ایک پر الگ الگ قربانی واجب ہے، ایک قربانی کرنا کافی نہیں۔ (احسن الفتاوٰی ج۷ص۴۸۶) مسئلہ۴: قربانی میں عقیقہ کا الگ حصہ کرنا درست ہے۔

(فتاویٰ رحیمیہ ج۱۰ص۲۵)

مسئلہ۵: اگر کوئی آدمی صاحب نصاب ہو لیکن مقروض ہے تو قرض منہا کرنے کے بعد اگر بقدر نصاب مال بچ جاتا ہے تو قربانی واجب ہے ورنہ نہیں۔ (بدائع ج۵ص۶۴، عالمگیریہ ج۵ص۲۹۲، احسن الفتاویٰ ج۷ص۵۰۷)

مسئلہ۶: اسی طرح اگر کسی آدمی کی رقم بقدر نصاب کسی کے ذمہ قرض ہے تو اُس پر قربانی واجب ہوگی۔ (عالمگیریہ ج۵ص۲۹۲، احسن الفتاویٰ ج۷ص۵۱۲)

مسئلہ۷: اگر جانور ذبح کرنے کے بعد اس کے پیٹ سے زندہ بچہ نکل آئے تو اس کو ذبح کرکے استعمال کرے اور مردہ نکل آئے تو پھینک دیں۔ (شامی، فتاویٰ رحیمیہ ج۱۰ص۲۷) مسئلہ۸: اگر غریب (غیر صاحب نصاب) نے ایام قربانی (۱۰، ۱۱، ۱۲ ذی الحجہ) میں قربانی کی نیت سے جانور خریدا تو اب اس کو بیچنا یا بدلنا جائز نہیں البتہ اگر ایام قربانی سے پہلے خریدا ہو تو پھر بیچنا اور بدلنا جائز ہے۔ (شامی، عالمگیریہ، فتاویٰ رحیمیہ ج۱۰ص۲۸) مسئلہ۹: اگر میت نے قربانی کے وصیت کی ہو تو اس کی طرف سے قربانی کرنا درست ہے لیکن اس کے حصے کا گوشت خود کھانا جائز نہیں، بلکہ فقراء کو دینا ضروری ہے۔ (شامی، فتاویٰ رحیمیہ ج۱۰ص۲۹) مسئلہ۱۰: اگر رشتہ دار اپنی طرف سے میت کے لئے قربانی کرے تو اس کا گوشت خود بھی کھا سکتے ہیں۔ (شامی، فتاویٰ رحیمیہ ج۱۰ص۲۹)

مسئلہ۱۱: قربانی کے لئے جانور خریدنے کے بعد کسی کو شریک کرنا جائز ہے لیکن خریدنے سے پہلے شریک کرنا بہتر ہے

(ہدایہ ج۴ص۴۴۳، دُرمختار ج۶ص۳۱۷، فتاویٰ حقانیہ ج۶ص۴۷۰، ۴۷۱)

مسئلہ۱۲: بڑے جانور، (اونٹ، گائے اور بھینس) میں سات تک افراد شریک ہوسکتے ہیں، چاہے جفت ہوں یا طاق۔ (ہدایہ ج۷ص۱۸۵ مکتبہ بشریٰ)

مسئلہ۱۳: اگر مذکر اور مؤنث جانور کی قیمت برابر ہو تو مؤنث جانور کی قربانی افضل ہے۔ (ہندیہ ج۵ص۲۹۹)

مسئلہ۱۴: خصی جانور کی قربانی نہ صرف جائز بلکہ افضل ہے۔ (عالمگیریہ ج۵ص۲۹۹)

مسئلہ۱۵: جس جانور کا ایک یا دونوں فوطے (خصیے) نہ ہو اس کی قربانی درست ہے۔ (امداد الفتاویٰ ج۳ص۵۴۹، محمودیہ ج۱۷ص۳۵۳)

گوشت اور چرم قربانی:

مسئلہ۱: مستحب یہ ہے کہ قربانی کے گوشت کے تین حصے کرلے، ایک حصہ عام مساکین کے لئے، دوسرا حصہ اعزاء واقارب کیلئے اور تیسرا حصہ اپنے اور اپنے اہل وعیال کے لئے۔ (عالمگیریہ ج۵ص۳۰۰)

مسئلہ۲: قصاب کی اجرت اور زکواۃ میں گوشت، کھال وغیرہ دینا جائز نہیں ہے۔ نیز قربانی کے گوشت کو فروخت کرنا بھی جائز نہیں، اگر کسی نے گوشت فروخت کیا تو یہ رقم فقراء کو دینا ضروری ہوگا۔ (عالمگیریہ ج۵ص۳۰۱)

مسئلہ۳: شرکاء کا قربانی پر واجب ہے کہ قربانی کا گوشت تول کر تقسیم کریں اندازے سے تقسیم کرنا جائز نہیں، البتہ اگر سری پائے یا کلے یا کھال کے ٹکڑے کر کے ہر حصے برابر رکھ دیں تو وزن کرنا ضروری نہیں، پھر اندازے سے بھی تقسیم کر سکتے ہیں۔ (عالمگیریہ ج۶ص۳۱۷،۳۱۸)

مسئلہ۴: قربانی کی کھال میں مالک کو اختیار ہے، چاہے صدقہ کردے یعنی کسی مسکین یا مالدار کو دیدے یا اپنے استعمال میں لے آئے، لیکن اُسے سے ایسی چیز بنائے جس کو باقی رکھ کر نفع اُٹھایا جاسکے مثلاً مصلیٰ، مشکیزہ، ڈول، دسترخوان، جوتے اور موزے وغیرہ۔ (اعلاء السنن، فتح القدیر، عالمگیریہ ج۵ص۳۰۱، شامیہ ج۶ص۳۲۸) مسئلہ۵: لیکن اس صورت میں کھال سے بنائی ہوئی چیز کو کرایہ پر دینا جائز نہیں، اگر دے دیں تو اس کرایہ کو صدقہ کرنا واجب ہے۔ (شامی، عالمگیری، فتاویٰ رحیمیہ ج۱۰ص۳۹) مسئلہ۶: کھال فروخت کرنے کی صورت میں اس کی رقم فقراء کو دینا ضروری ہے۔ (بحر، عالمگیریہ، شامی ج۵ص۲۸۰، فتاویٰ رحیمیہ ج۱۰ص۳۹) مسئلہ۷: حلال جانور میں سات اشیاء کا کھانا حرام ہے۔ (۱) بہنے والا خون (۲) نر جانور کی پیشاب گاہ (۳) مادہ جانور کی پیشاب گاہ (۴) خصیتین یعنی کپورے (۵) غدود (جما ہوا خون) (۶) مثانہ (۷) پتّا (بدائع، محمودیہ، جامع الفتاویٰ ج۳ص۱۱۸) مسئلہ ۸: اوجڑی کھانا جائز ہے بشرطیکہ خوب صاف ہو جائے۔ (بدائع محمودیہ، جامع الفتاویٰ ج۳ص۱۱۸)

تکبیر تشریق:

مسئلہ۱: ۹ ذی الحجہ کی فجر سے ۱۳ ذی الحجہ کی عصر تک ہر فرض نماز کے بعد ایک بار تکبیرات تشریق یعنی

(اَللّٰہُ اَکْبَرُ اَللّٰہُ اَکْبَرُ لَا اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ وَاللّٰہُ اَکْبَرُ اَللّٰہُ اَکْبَرُ وَلِلّٰہِ الْحَمْدُ) واجب ہے، ایک بار سے زیادہ نہیں پڑھنا چاہیے۔ یہ حکم امام، منفرد، مقیم، مسافر، مرد، عورت، شہری اور دیہاتی سب کے لئے ہے۔ البتہ مرد متوسط آواز سے اور عورت آہستہ آواز سے پڑھے۔ (البحر ج۲ص۲۹۰، شامیہ ج۲ص۱۷۸ تا ۱۷۹)

مسئلہ۲: یہ تکبیریں سلام پھیرنے کے متصل بعد واجب ہے۔ اس لئے اگر سلام پھیر کر کوئی ایسا کام کر لیا جو نماز کے منافی ہے مثلاً آواز سے ہنس پڑا۔ یا عمداً وضو توڑ دیا یا باتیں کر لی خواہ عمداً یا سہواً، یا مسجد سے نکل گیا، یا کھلے میدان میں نماز پڑھی اور صفوں سے باہر نکل گیا تو ان تمام صورتوں میں تکبیر ساقط ہو جائیں گی۔ (اس پر استغفار ضروری ہے) البحر ج۲ص۲۸۹، شامیہ ج۲ص۱۷۹) مسئلہ۳: اگر سلام پھیر کر چہرہ قبلہ سے پھیر لیا اور مسجد سے نہیں نکلا، یا میدان میں نماز پڑھ کر صفوں کی حدود سے ابھی نہیں نکلا، یا سلام کے بعد بلا قصد وضو ٹوٹ گیا تو تکبیر پڑھ لیں۔ (البحر ج۲ص۲۸۹، فتح القدیر ج۲ص۵۰) مسئلہ۴: اگر ایام تشریق کی کوئی نماز قضا ہو گئی اور ایام تشریق ہی میں اُس کی قضا کی تو اس کے بعد بھی تکبیریں پڑھنا ضروری ہے، البتہ اگر سابقہ ایام کی نمازیں ایام تشریق میں پڑھیں یا ایام تشریق کی قضاء نمازیں بعد میں پڑھیں تو تکبیریں نہ پڑھیں۔ (البحر ج۲ص۲۹۰، شامیہ ج۲ص۲۷۹)

پروفیسر امان اللہ شادیزئی

امریکا کی واپسی کے بعد افغانستان کا منظرنامہ

جوں جوں وقت گزر رہا ہے افغانستان میں حامد کرزئی کی مشکلات میں اضافہ ہو رہا ہے۔ اب امریکا افغانستان سے رختِ سفر باندھنے لگا ہے اور اس کی ساری توجہ واپسی کی طرف ہے ۔وہ چاہتا ہے کہ 2014 تک افغانستان سے اپنی فوج کے انخلا کو مکمل کرے۔ اس لیے اب وہ جلدی میں ہے۔ 2001 میں امریکا کا رخ افغانستان اور طالبان کی طرف تھا، اب اس نے یوٹرن لیا ہے۔ اب وہ پیچھے مڑ کر نہیں دیکھ رہا کہ اس کے جانے کے بعد حامد کرزئی اور شمال پر کیا گزرے گی۔ برطانیہ اور فرانس نے بھی اپنے اپنے فوجیوں کو نکالنا شروع کردیا ہے۔ اس طویل جنگ نے امریکا اور نیٹو کے اعصاب شل کردیے ہیں۔ امریکا اور نیٹو اپنے اہداف کے حصول میں مکمل ناکام ہوگئے ہیں۔

افغانستان میں حامد کرزئی کی مدت صدارت اب ختم ہو رہی ہے۔ طالبان ماضی کی نسبت آج زیادہ طاقتور ہیں اور وہ بین الاقوامی سیاست سے بھی واقف ہوگئے ہیں۔ جنگ نے انہیں، اور انہوں نے امریکا اور نیٹو کو اچھی طرح سبق سکھا دیا ہے۔ اب امریکا طالبان سے مذاکرات کی میز پر چلا گیا ہے۔ اس فیصلے نے پاکستان اور افغانستان دونوں کو مضطرب کردیا ہے۔ پاکستان کے ہاتھ میں اب افغانستان کے مسئلے کی چابی ہے جبکہ حامد کرزئی کے ہاتھ سے سب کچھ نکل گیا ہے۔ دوحہ میں طالبان کا دفتر کھلنا حامد کرزئی کی پوزیشن توڑ دینے کے لیے کافی ہے۔ امریکا اور نیٹو نے افغانستان میں ایک فوج بھی تیار کی ہوئی ہے۔ امریکی اور نیٹو جنرل اس مسئلے پر بہت زیادہ پریشان ہیں کہ آیا امریکا کے نکلنے کے بعد یہ فوج طالبان اور گلبدین حکمت یار کے مجاہدین کا مقابلہ کرسکے گی؟ اس حوالے سے وہ مطمئن نہیں ہیں، بلکہ امریکا کے سابق وزیر خارجہ نے 2011 میں اپنے ایک مضمون میں اس کی طرف کھل کر اشارہ کیا تھا، انہوں نے لکھا تھا کہ امریکا اور نیٹو کے نکلتے ہی طالبان چند مہینوں میں ہی پورے افغانستان پر قابض ہوجائیں گے، انہوں نے مشورہ دیا تھا کہ اب امریکا کو افغانستان سے جلدی نکل جانا چاہیے۔ انہیں اس بات پر تشویش تھی کہ امریکا بغیر کسی منصوبے کے افغانستان سے جا رہا ہے۔

اب اسی خدشے کا اظہار افغانستان کے صدر حامد کرزئی نے امریکی صدر اوباما سے ویڈیو کانفرنس میں گفتگو کرتے ہوئے کیا ہے، بلکہ ان دونوں کے درمیان تلخ جملوں کا تبادلہ بھی ہوا ہے۔ اس کا انکشاف امریکی اخبار